نفسیاتی اور امراض قلب

حکیم محمد عمران فاضل بی۔ اے

انسانی گھڑی کا پنڈولم یعنی دل کے بارے میں مرزا غالب نے فرمایا تھا کہ اگر خراب ہو گیا تو بازار سے لیا خریدیں گے آج یہ بات حقیقت بن چکی ہے کہ انسانی مشین کے اکثر پرزے مارکیٹ سے دستیاب ہیں اور خوب سے خوب تر کی تلاش میں یہ پرزے بنانے والوں کی نظریں کہاں ٹھہرتی ہیں کچھ بھی یقین سے نہیں کہا جاسکتا۔ ہمارے ملک میں آنکھ دانت کان اور گردہ وغیرہ کے متبادل پرزوں سے مزین اکثر حضرات نظر آنے لگے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب جدید تہذیب ہمارے دلوں کو بھی دبوچ لے گی تو یہ بھی مارکیٹ سے وافر تعداد میں ملنے لگے گا۔ ان خطرات سے بچنے کے لئے پرانے اطبا کرام نے انسانی بھلائی کے لئے جو خطوط مرتب کئے جدید تہذیب اسکو جھٹلا نہیں سکی بلکہ اپنانے پر کمربستہ ہے۔ حضرت امام غزالیؒ نے ماضی قریب کے انسانی بہی خواہوں میں سے تفصیل کے ساتھ امراض قلب کے بارے میں ایسے مشاہدات مرتب کئے ہیں مگر آپ سے بہت پہلے بو علی سینا نے جو خزانہ کتابوں میں چھوڑا ہے وہ بہت کم ہماری نظروں سے گزرا ہے۔ دل کی بڑی بڑی بیماریاں نہایت چھوٹی بیماریوں سے پروان چڑھتی ہیں اور آج کا نوجوان بلکہ پورا معاشرہ ان چھوٹی بیماریوں میں جکڑا ہوا ہے جیسے حسد' کینہ' بزدلی' خوف' بخل' مکر و غضب' بغض۔ شروع میں آپ انہیں کیفیات کہہ سکتے ہیں مگر جب انکی جڑیں گہری ہوتی جاتی ہیں تو یہ خوفناک امراض کا روپ دھار لیتی ہیں۔ بو علی سینا نے انہیں خطرناک مرض سمجھ کر بہترین علاج بھی بتا دیا ہے آنے والی نسلوں کے لئے بو علی سینا کا ہر نقش قبول عام اور بقائے دوام حاصل کرتا رہیگا انشاء اللہ۔ انکے اذہان کی قوت تخلیق کا یہ عجیب معجزہ ہے کہ انکے اقوال کو مختلف جامے پہنا کر اپنی اپنی تہذیب کا دور علم و ادب کا حصہ بنا لیا گیا ہے۔ یورپ کی طبی بائبل اصل میں انکی کتاب "قانون" ہی رہی ہے۔ ان کا ہزار سالہ جشن منا کر مغربی دنیا نے اس آرزو کا اظہار کیا کہ طب جدید کو بو علی سینا کی ضرورت ہے اس لئے کہ شیخ بو علی امراض کے بڑے ماہر تھے۔ آپ نے دل کے امراض کے بارے میں ایک نیا نکتہ پیش کیا جو طب میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

بو علی دنیا کا پہلا معالج ہے جس نے نفسیات اور طب کا باہمی رشتہ ثابت کیا ہے اور اس حقیقت کی نشان دہی بھی کی کہ نفسیاتی کیفیات و احساسات یعنی غم فرحت فکر خوشی کا تعلق صرف اور صرف دل سے ہے اور یہ تمام امراض میں داخل ہیں اور قابل علاج ہیں۔

(۱) شیخ نے فرحت اور خوشی کو لذت کی ایک قسم سمجھا ہے۔

(۲) جن لوگوں کے بدن میں صاف اور معتدل قوام خون ہے ان میں فرحت انبساط اور خوشی زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے۔

(۳) جن لوگوں کے خون میں حدت ہے وہ زیادہ تر غصب کا شکار رہتے ہیں۔

(۴) جن لوگوں کے خون کا قوام رقیق (پتلا) ہے وہ بزدل غمگین گاہے بگاہے رہتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۲۴ پر